[illegible]

# [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوۃ والسلام
علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد کتب عقائد اہل سنت
وجماعت مین لکھا ہے کہ مسلمانون کی لیے ایک امام کا ہونا ضرور ہے کام اوس
امام کا یہ ہے کہ وہ احکام کو نافذ کرے اور سرحدات مملکت اسلام کی
نگہداشت رکھے اور لشکر کے ساز و برگ کو درست رکھے اور صدقات کی تحصیل
کری یعنی محصول ملک لی اور متغلبین پر قہر کرے اور چورون اور راہزنون کو
مقہور رکھے اور نماز جمعہ و عید کو قائم کری اور جو منازعات درمیان عباد کے
واقع ہون اون کو قطع کرے اور جو گواہیان حقوق پر قائم ہین اونکو قبول

فرمائی اور جو چھوٹی لڑکیاں بی اولیا کی ہین اون کو بیاہ دی اور غنائم کی
تقسیم کری اور مثل اوس کے جو ایسے امور ہین کہ آحاد مردم سے نہین ہو سکتے
ہین اون کا انتظام رکھے اور یہ امام ظاہر ہو نہ مخفی اور نہ منتظر اور قریش ہو
نہ اور کسی قوم کا اور یہ امامت کچھ خاص ساتھ بنی ہاشم و اولاد علی رضی اللہ عنہ
کے نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا ہے الائمة من قریش اور حدیث ابن عمر
مین رفعا آیا ہے لا یزال هذا الامر فی قریش ما بقی منهم اثنان متفق علیہ
جابر کا لفظ رفعا یہ ہے الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور حدیث
معاویہ مین فرمایا ہے ان هذا الامر فی قریش لا یعادیهم احد الا کبه الله
علی وجهه ما اقاموا الدین رواہ البخاری یہ احادیث و نظائر اس کی دلیل
ہین اس بات پر کہ خلافت مختص ہے ساتھ قریش کے عقد اسکا ساتھ
غیر کے کرنا جائز نہین ہے صحابہ نی مدلول پر اس حدیث کے اتفاق کیا ہے
سید نی کہا ہی و علی هذا انعقد اجماع الصحابة و من بعدهم و من خالف
فهو محجوج بالاجماع انتہی مین کہتا ہون عمر و عثمان رض قریش تھے اولاد نضر بن
کنانہ مین سی لیکن ہاشمی نہ تھے ہان خلفاء عباسیہ بنی ہاشم تھے امام کا معصوم
ہونا شرط نہین ہے اور نہ یہ شرط ہی کہ وہ افضل اہل زمان خود ہو یا اہل
ولایت کاملہ ہو ہان قادر ہو تنفیذ احکام و حفظ حدود دار الاسلام اور انصاف
مظلوم پر ظالم سی اور وہ فسق و جور سی معزول نہو گا یہ ترجمہ ہے عبارت

تھا نفسی کا بنیادت دلیل جب یہ بات معلوم ہولی تو اب جاننا چاہیے
کہ اہل علم نے واسطے امور سلطنت و ملکداری کی کچھ شرائط لکھے ہیں پس ہر
سلطان و رئیس پہ واجب ہے کہ اون شرائط پر بخوبی نگاہ رکھے کیونکہ بغیر
اون کی درستی نظام دین و دنیا کی نہیں ہو سکتی ہے اس جگہہ ذکر اون
شروط کا کتاب ارشاد السلاطین وغیرہ سے بر سبیل اختصار کیا جاتا ہے تاکہ
راعی و رعیت دونون کو اپنی فرائض منصبی پر اطلاع حاصل رہے اور جس کو
یہ منظور ہو کہ عذاب آخرت سے نجات پاوے وہ ان شرائط پر حتی الامکان عمل
کرے شرط اول منجملہ شرائط رعیت ملکداری کے یہ ہے کہ جو واقعہ حاکم یا بادشاہ
کو پیش آوے وہ حاکم یا بادشاہ اوسمین آپ کو رعیت یا وسا حبرین کے
تصور کرے اور دوسری کو اپنی اوپر حاکم خیال کرے اور اوس حال مین
جو حکم کہ دوسری کی طرف سے اپنے اوپر روا نہین رکہتا ہے ویسا حکم
اپنی طرف سے دوسرے کی اوپر بھی روا نہ رکھے بلکہ جو چیز خود پسند نہ کرے
پھر پسند شرط دوم یہ ہے کہ مسلمان کی کام کر دینے کو افضل طاعات
جانے ایک روایت مین آیا ہے کہ داخل کرنا سرور کا مومنین کی دل مین برابر
ثقل الثقلین کے ہے ارشاد کیا ہے کہ ہمیشہ منتظر حاجات محتاجین کا رہے
اور جب جانے کہ کوئی مسلمان اوس کی در پر منتظر ہے اور حاجتمند ہے تو
جب تک اوس کا کام نہ کر دے تب تک کسی عبادت نفلی مین مشغول نہ ہو شرط سوم

فرماتی ہین مامون نی کہا اس کو چہوڑ دو کرات اپنی ایسی اچہی حجت پیش کی
سبب حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے لا یقاد بالولد الوالد رواہ الترمذی
والدارمی یعنی عوض بدل کی والد کا قصاص نہوگا اور ابو رمثہ سے کہا تہا
لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی یعنی یہ تیرا بیٹا تجہپر
جنایت کری اور نہ تو اسپر یعنی ایک کی عوض دوسرا گرفتار نہین ہوتا ہے سزا
قصوروار ہی کو دیجاتی ہے شرط پنجم یہہی کہ خلق کی راضی رکہنے کی
لیی حکم حق مین سستی و مداہنت نکری اور ہر کسیکی خوشنود کرنی کو حکم
شرع کی مخالفت اختیار نہ کرے حکومت کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ مہمات خلق
کے بدون ایک حاکم عادل داد گر کے نہین چلتی ہین جب حکم حاکم کا بی لگاؤ
ہوتا ہے اور حاکم طالب رضای حق رہتا ہے اور خشم خلق سے اندیشہ
نہین کرتا تو اللہ تعالی جو احکم الحاکمین ہے اوس حاکم سے راضی ہوتا ہے
اور قیامت کی دن اوس کو نیچے عرش کے سایے مین رکہیگا اور خلق کو بہی
اوس سی راضی کر دیگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کی رضا لوگون کی
نارضامندی مین ڈہونڈہتا ہے اللہ لوگون کو بہی اوس سی راضی کر دیتا ہے
شرط ششم یہہی کہ خطر حکومت سے غافل نرہے اور یقین جانے
کہ مرتبہ امارت کا اور منصب حکومت کا ایک آلہ ہے کہ آدمی اس آلہ سی سعادت
ونیکنامی آخرت کی کسب کرسکتا ہے اور نیز شقاوت وگرفتاری وبدنامی

دارین خرید سکتا ہی اس وقت کی ملوک وحکام ورؤسا عالی مقام اسی قبیل
کے ہین کہ دولت ونکبت دنیای فانی پر مغرور ہو گئے ہین اور ہوای نفس
سے اونہون نی اپنی دین کی اقلیم کو ویران کر دیا ہے اور ناموس فانی کے
لیے ایمان کو برباد کر رکہا ہے آج کی دن جس کے ہاتہ مین اختیار کی باگ
ہے اوسکو سعی بلیغ کرنا چاہیے تاکہ یہ دولت دنیوی اور ریاست ظاہری
اوس کے لیے تخم گرفتاری ابد نہو جاے اور شتابی کرنے کو طرف منہج صواب
وملازمت راہ معدلت کے غنیمت جانے کیونکہ ہر دن حاکم عادل کے
عدل کا موازنہ ساتہہ طاعت جمیع رعایا کے کیا جاتا ہے تو برابر آتا ہے
پس حاکم کو چاہیے کہ آپ کو اس سعادت خداداد سے محروم نہ رکہی شرط
ہفتم یہ ہے کہ ملاقات وصحبت وزیارت علما وصلحاے دین مین رغبت کری
اگرچہ یہ قوم اس زمان مین کمیاب وعزیز الوجود ہے خصوصا جب سی کہ آغاز
صد چہاردہم ہجری ہوا ہے لیکن معہذا اگر توفیق مساعد ہو تو ان کے دیکہنے
پر حریص رہے اور اس قوم کی نصیحت کو عین سعادت جانی کیونکہ اہل قرآن متدین
وحدیث خاصۂ خدا ورسول ہوتی ہین خلفاء اسلام ہمیشہ اہل علم وصلاح کے
پاس حاضر ہوتے نصیحت ووصیت طلب کرتے تہے جب تک یہ طریقہ رہا
اسلام غالب تہا اور صحبت جاہلان دجال سیرت اور فاسقان صالح صورت
سے جو اس زمانی مین مشائخ وعلما کے بہیس مین آپ کو خلق پر ظاہر کرتی ہین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا تھا فلا تاس علی القوم الفاسقین یعنی تو ہلاک پر ان فاسقون کی کچھ
رنج نکر شرط ہشتم یہہ ہی کہ بسبب تجبر و تکبر کے خلق کو اپنی طرف سے
متوحش نکری بلکہ عدل و شفقت و احسان کرنے سی ساتھہ غمخوار و زیر دستون
کے اونکو محبوب قلوب رعایا بناوی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بہتر بادشاہ تمہاری وہ لوگ ہین جو تمکو دوست رکہتے ہین اور تم اونکو دوست
رکہتے ہو اور بدترین حکام وہ لوگ ہین جو تمکو دشمن رکہتے ہین اور تم اونکو
دشمن رکہتے ہو شرط نہم یہہ ہی کہ تجسس و جستجو ہی خیانت نائبان سلطنت اور
ظلم عاملان ریاست سے غافل نرہے اور اگر سیرت اور ظلم سرشت لوگونکو
رعایا سے مظلوم پر مسلط نکری اور جب کسیکی خیانت و ظلم ظاہر ہو تو اوسکو پکر کر
دوسرون کی عبرت کے لیے عقوبت کری اور سیاست بادشاہ سے مین
مساہلت روا رکہے اور ارکان دولت کو نصیحت سیاست سی مہذب بناوے
اقامت حدود و تعزیرات منجملہ فرائض شرع کے ہے اور خاص حاکم و رئیس
و بادشاہ پر واجب ہی اور حدود مین شفاعت کرنا حرام اور اوسکا قبول کرنا
منہی عنہ ہی اسامہ نی سفارش کی تھی کہ ہاتھہ چور کا کاٹا نجائے غصہ کیا
اور فرمایا اتشفع فی حد من حدود اللہ شرط دہم یہہ ہی کہ بادشاہ و حاکم
صاحب فراست ہو تا کہ درمیان مبادی حدوث حوادث و مبانی وقوع
وقائع کی امعان نظر کری اور محض عقل و فہم مین حقیقت ہر حکم کو مشخص کر لی

اہل چشم بصیرت کی اداز م و لواحق و عوارض سے معاملات میں نظر کریں اگر وہ
معاملہ واضحات جلیہ میں سے ہو تو مطابق مسائل شرعیہ کے اوسکا فیصلہ
کریں اور اگر معضلات خفیہ میں سے ہو تو اوسکا نور فراست سی دریافت
کریں اور اس امر میں اعتماد قول ناقلین پر کرے کیونکہ حدوث حوادث
غیر متناہی کو بیان غیر متناہی وفا نہیں کرسکتا ہے حکایت دو ضعیفہ
بپاس سلیمان علیہ السلام کی ایک طفل کا دعوی کیا تھا اور دونوں اثبات
دعوی میں عاجز تھیں سلیمان نے فرمایا کہ اس طفل کو دو ٹکڑے کرکے ہر
ایک کو ایک ایک ٹکڑا دیدو جب تلوار کھینچی اون دو ضعیفہ میں سے ایک
ضعیفہ بیقرار ہو کر رو پڑی اور کہا ای شمشیر زن اسکو قتل نکرو میں اپنے
دعوی سے درگذری اور اوس دوسری عورت نے یہ امر سنا سلیمان نے
فرمایا یہ لڑکا اوسی کو دو جو بیقرار ہوئی ہے اسی طرح کا ایک ماجرا عہد علی مرتضی
میں ہوا کہ ایک مرد مع اپنے پسر و غلام کے سفر کو گیا تھا اوسکو سفر آخرت
پیش آیا لڑکا ہمراہ غلام کے مدینے میں آیا لڑکے نے غلام سے کہا کہ تو میرا
غلام ہے اور غلام نے کہا کہ تو میرا مملوک ہے اور کسی کے پاس گواہ مقتضا
قول [illegible] تھا مرتضی نے کہا جب کوئی گواہ نہیں ہے تو فراست سی کام لینا چاہیے
قنبر اپنے غلام کو حکم دیا کہ دیوار میں ایک نقب لگا پھر کہا کہ تم دونوں اس
نقب سے اپنا سر باہر نکالو اور تیار رہو اگر قنبر سے فرمایا کہ ای قنبر غلام [illegible]

سر کٹوا دو دادی جب غلام نے یہ بات سنی اپنا سر نیت سے نکالکر بہاگ اوٹھا
فرمایا اوس کو پکڑ لاؤ اور سپرد سید کر دیا کہ اس کو لیجا یہ تیرا غلام ہی غرضکہ
حاکم و بادشاہ کو معاشرت و مخالطت خلق سے چارہ نہیں ہے اور جب یہ جبوری
ضروری ہے تو تفرس احوال خلق کا لوازم احوال ملوک و رؤسا سے ہے اور
اور فراست دو طرح پر ہے ایک شرعی ایک حکمی شرعی عبارت ہے نور یقین
سے جو بواسطہ تزکیۂ نفس کے اخلاق ردیہ و رذیلہ سے اور بوسیلہ تصفیۂ باطن
کے صفات ذمیمہ قبیحہ سے پردہ جہالت اور حجاب غفلت کو عین بصیرت سے
اوٹھا دیتا ہے اور مومن حقیقی اللہ کے نور سے بینا ہو جاتا ہے حدیث میں فرمایا
ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ لیکن یہ درجہ علیا رفیع رتبہ ہے
اس سی کہ ہاتھہ ہر تیرہ روزگار کا اوس کے دامن پاک تک پہونچ سکے رہے
فراست حکمی سو اوس کو تجربہ سے پایا ہے یعنی مشاہدہ اوسکا نفس تفرس
میں کیا ہے اور کسب معرفت اس نوع کا سب لوگون کو ممکن ہے حکمائے تجربہ کار
نے علامات و خواص خلقت آدمی کے سر سے پاؤن تک لکہے ہین اور
ہر ایک عضو کا قیافہ مع اوس کے آثار کے بیان کیا ہے اوس کے یاد کرنے سے
شناخت نیک و بد کی ہو سکتی ہے اس باب میں رسالہ ضیافۃ الاخوان
بقیافۃ الانسان علیحدہ لکہا گیا ہے ولہ الحمد شرط یازدہم یہ ہے کہ
حاکم و بادشاہ مجتہد ہو کیونکہ قرآن میں عدل و انصاف کا حکم کیا ہے اور عدل

کوئی نہیں جانتا ہی مگر وہی شخص جو کہ عارف احکام کتاب و سنت ہی اور ان کا
عارف مجتہد ہوتا ہے نہ مقلد کیونکہ مقلد فقط امام کا قول جانتا ہی نہ حجت
قول امام کی اسی باعتبار اجتہاد پر حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حاکم تین
طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو دوزخ مین جاوینگے جو حاکم بہشت
مین جائیگا یہ وہ شخص ہے جسنے حق کو پہچانا اور حق کے موافق حکم دیا اور
جس شخص نے حق جانا لیکن حکم مین ستم کیا وہ دوزخ مین جائیگا اور جس نے
لوگون مین جاہلانہ حکم دیا وہ بھی دوزخی ہوگا اخرجہ اہل السنن الاربع
والحاکم و صححہ خلفاء راشدین اور ملوک بنی امیہ اور خلفاء عباسیہ سب علماء
و صاحب اجتہاد و علم کثیر تھے مدتک رات دن اون کو صحبت اہل علم و فضل
و دین کی رہتی تھی اور ارشادات و ہدایات مجتہدین و ائمہ علوم مقدم
باہر رکتے تھے جب سی اسلام غریب ہو گیا دنیا بہر سے حاکم جاہل نادان
بے علم بے عقل لوگ باقی رہ گئے شرط دوازدہم یہ ہے کہ حاکم و بادشاہ
لوگون کے مال سی متورع ہو اس تاک مین نہ رہے کہ مین ہر کسی کا مال لیلون
اور صاحب دولت ہو جاؤن کیونکہ کسی مسلمان کا مال بغیر اوسکی خوشی خاطر
کے لینا حرام ہے مال و جان و آبرو کا حکم بنص حدیث صحیح ایک ہے کسی
طرح کا تفاوت و اختلاف حرمت مین ان ہر سہ اشیاء کی نہین ہے جو حاکم
اموال مردم سے پرہیز نکریگا وہ رشوت ستانی سے بھی نہ بچیگا اور جب بچا

تو یہ رشوت درمیان اوس کی اور حق کے حائل ہوگی اور مرتشی اور
راشی اور رائش کے لیے وعدہ جہنم کا آچکا ہے شرط سیزدہم یہ ہے
کہ حاکم و بادشاہ قضا یا مین عادل ہو یکسان حکم کرے کیونکہ جو عادل نہوگا
بسبب جرأت کی یا مداہنت یا محابات یا رعایت قرابت وغیرہا کے وہ حق
کو دیدہ و دانستہ ترک کردیگا اور شمار حکام نار کے ہوگا اس لیے کہ اوس نے
حق کو پہچانا مگر حکم مین جور کیا ہے شرط چہاردہم یہ ہے کہ حکومت پر
حریص نہو اور از خود اوس کو طلب نکرے احادیث صحیحہ مین بہت کچھ ترہیب
طلب امارت پر آئی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ امارت دن قیامت کی ندامت
ہوگی جسنے دنیا مین دو آدمیون پر بھی حکم کیا ہے اوسکو مشکین باندہکر سامنے
خدا کی لیجاوینگے شرط پانزدہم یہ ہے کہ حاکم و بادشاہ جس کو حریص قضا
اور طالب عمل پاوے اوس کو والی نکرے حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے
انا واللہ لا نولی ھذا العمل احدا یسألہ او احدا یحرص علیہ رواہ الشیخان
اسمین گر یہ ہے کہ طالب عمل داعیہ نفسانی سے جیسے جاہ و مال و تمکن و انتقام
عدو وغیرہ ذلک سے ہرگز خالی نہین ہوسکتا ہے تو پھر اوس سے خلوص نیت معلوم
اور جب نیت خالص نہوئی تو نزول برکات معدوم شرط شانزدہم
یہ ہے کہ جو شخص لائق حکومت کی ہے وہ ایک خطر عظیم مین گرفتار ہوتا ہے
اوسکو صورت اصابت مین دو اجر ملتے ہین اور ہمراہ خطا کے ایک اجر اگر نہ

بحث مین کوتاہی و تقصیر جہد نہین کیا ہے یہ شرط بہتر ہے تیسری کہی شرط
نہ تنبلی ہم یہی کہا کہ رشوت نہ لی رشوت لینا قطعاً حرام ہے دنیا مین
اگرچہ کوئی حد و تعزیر رشوت لینے پر شرعاً وارد نہین ہے لیکن راشی و مرتشی
دو الگ کو وعدہ جہنم کا اچھی طرح پر دیا گیا ہے رشوت کی دو صورتین ہین
ایک یہ کہ حکم بغیر حق کو شرط کرے یا یہ شرط کہ حکم بالحق سے منع کرے دوسرے
یہ کہ جس کی وجاہت سے کام نکلتا ہے اوسکو تحفہ دیکر وسیلہ اپنی عمل کی وجاہت
کا چاہی یہ دونون صورتین حرام ہین بلکہ رعیت پر بھی حرام ہے کہ وہ
ظلم کرانے کے لیے کسیکو مال رشوت دیوی قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل و تدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم
وانتم تعلمون اور جو ہدیہ پاس حاکم کی سبب ورن کے حاکم ہونے کے
بہیجا جاتا ہے اوسکا لینا بہی حاکم کو حرام ہے شرح السنہ مین ہے کہ حاکم
سبب غصہ کی ہو تو اوس کو حکم دینا درست نہین ہے یا حرام ہے حدیث
ابی بکرہ مین تصریح نہی اس فعل سے آئی ہے فرمایا ہے لا یقضین حاکم
بین اثنین وهو غضبان رواه الشیخان اور اصل نہی مین تحریم ہے اور
اس جگہ صارف تحریم موجود نہین حکم کرسنگی سخت اور بہوک مقلق اور خوف مزعج
اور نعاس غالب اور اوس مثل کا ہے جو دل پر غالب ہو بلکہ اہل علم کہتے ہین
کہ اگر ان احوال مین حکم دیا اور صحیح پایا تو نافذ ہوگا ورنہ فلا شرط نوزدہم

یہ ہی کہ درمیان ہر دو خصم کی برابری کرے مگر جبکہ ایک ان دونین کا فر ہو
مراد مساوات ہی نشست و گفتگو مین اور قبل حکم کے دونون کی بات
کان رکھکر سنے اور سمجھے شرط ستم یہ ہی کہ حاجب کو سہل کرے حسب
امکان یہ نکرے کہ اہل معاملہ ہمیشہ پردہ مین رہے و لہذا امامت
عورت کی بوجہ پردہ نشینی و نقصان عقل و دین و نحوہا کے صحیح نہین ہے
حدیث مین فرمایا ہے لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة اور حاکم کو درست ہی
کہ شفاعت کرے یا قرض و نحوہ مین کچھ کم کرا دے یا صلح کے لیے ہدایت کرے
یہ سب امور سنت صحیحہ سے ثابت ہین اور واقع ہو چکے ہین مسئلہ حاکم کا
حکم فقط ظاہر مین نافذ ہے نہ باطن مین امام شافعی رح نے اسپر اجماع نقل
کیا ہے کہ حرام حکم حاکم سے حلال نہین ہوتا ہے خلافاً للحنفیۃ اس مسئلہ کی
تفصیل [illegible] نیل الاوطار و مسک الختام مین مذکور ہے اور حدیث صحیح
یہ ہی ثابت ہے کہ ہر حاکم مجتہد مصیب نہین ہوتا ہے بلکہ اصابت ایک
ہی کے لیے ہوتی ہے اور دوسرے کی خطا موضوع ہے اس لیے کہ وہ
معذور ہے مسوی مین لکھا ہے وعلیہ اکثر اہل العلم انتہی

## بیان حقوق رعایا کا

یہ حقوق دو طرح پر ہین کیونکہ رعیت دو حال سے باہر نہین ہے مومن ہوگی یا
کافر سو حقوق و احکام رعایا کے بسبب ان کی کفر و اسلام کی مختلف ہوتے

ہین مسلمانون کی رعایت بادشاہ وحاکم پر اور ادا کرنا اون کی حقوق
کا واجب ہی حق اول یہ ہے کہ سب مسلمانون کے ساتھ تواضع سی
پیش آئی اور بسبب حکومت و ولایت و ریاست کی کسی مسلمان پر تکبر
نکری اور یقین جانی کہ اللہ تعالی جبارین و متکبرین کو دشمن رکہتا ہی حدیث
عیاض بن حمار مجاشعی مین رفعاً آیا ہی کہ اللہ نے مجہے وحی کی ہے کہ تم
اپنی امت کو کہدو کہ تم خاکساری و تواضع و فروتنی اختیار کرو یہانتک
کہ کوئی کسی پر فخر نکری اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے رواہ مسلم دوسری
حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کہ جس کی دل مین برابر ایک ذرہ کی کبر ہوگا
وہ بہشت مین نجائیگا رواہ مسلم حق دوم یہ ہے کہ عوام کی بات حق
مین ایک دوسرے کی نہ سنے کہ آخر کو انجام اوسکا فتنہ و پشیمانی ہوتی ہے
خصوصاً بات فساق اصحاب غرض کی اور طاعنین اکالین الطالبین کی
کیونکہ یہ لوگ ایک لقمہ کی طمع سی ایک خلق کو رنج پہونچاتی ہین اور اہل حسد
حیلہ ہنر کو عیب جانتے ہین اور حکما نی کہا ہے کہ من نقل الیک نقل عنک بیت
ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد    بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد
حکایت ایک شخص نے ایک شخص کو سامنے علی مرتضی کے برا کہنا شروع
کیا فرمایا ای شخص مین تجہسے ایک بات پوچہونگا اگر تونی سچ کہا تو مین تجہکو
بسبب سخن چینی کی دشمن رکہونگا اور اگر تو نے جہوٹ کہا تو مین تجہکو سزا دونگا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اخلاق خدانہ بغرض نفسانی وشہوت رانی حدیث مین آیا ہے کہ افضل
عقل بعد ایمان کی دوستی کرنا ہی ساتھ خلق کے اور نیکی کرنا ہے ساتھ
نیک و بد کی حق پنجم یہ ہی کہ بسبب تجبر خلق و بادشاہی کے حریم حرم
اہل اسلام مین نظر نکری اور بغیر اذن حاصل کرنے کی منازل و مخازن
رعایا مین نجاوی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اوس
جلالت و حکم نبوت کے جب کسی مسلمان کے دروازی پر جاتی تین بار
آواز دیتی اگر اجازت ہوتی تو اندر آجاتی ورنہ واپس آتی اور رنجیدہ
نہوتی یہ استیذان تین بار کرنا چاہیے تا کہ پہلی بار ودنی دوسری بار
اپنی جگہ درست کری تیسری بار مصلحت کی لیی اجازت دی یا منع کری
حق ششم یہ ہی کہ خطاب و معاملہ ساتھ خلق کے بقدر درجہ و مرتبہ
ہر شخص کی اوتھاکر کمسے مردم اوباش سی امید عبارت لطف کی رکھے
اور عامۂ مردم سی فصاحت و بلاغت کا جویان نہو اور غول بیابانی
سے آداب مجالس اشراف کا طالب نبنی اور ہر شخص کو تکلیف بقدر اوس کے
حال کی دی ہر قوم کو اوس کی مرتبہ مین رکھی —
حکایت حضرت داود علیہ السلام نے کہا تہا اے رب مین
کیا کام کرون کہ خلق مجھکو دوست رکھی اور مین تیری جوار قرب سے بے
محروم نہون فرمایا خلق کی ساتھ زندگانی مطابق اونکی عقل کے کر اور جو

معاملہ درمیان میری اور تیرے ہی اوس کی رعایت اچہی طرح کر حدیث
عائشہؓ مین آیا ہے کہ انزلوا الناس علی قدر منازلھم حق ہفتم یہ ہے
کہ مجالس و محاضر مین بوڑہون کا احترام کری خصوصًا پیران سندین کا
اور اطفال کو چشم شفقت سے دیکہے حدیث ابن عباس مین رفعًا آیا ہے
کہ وہ ہم مین سی نہین ہے جو کبیر کی توقیر نکرے اور صغیر پر رحم نفرمائے
رواہ الترمذي وقال حدیث غریب اور انس نی رفعًا کہا ہے کہ اکرام
نہین کیا کسی جوان نے کسی پیر کا بسبب اوس کی پیری کے لکن مقرر
کرتا ہی اللہ اوس کی زمانہ پیری مین ایسے شخص کو جو اوس کی حرمت کری
رواہ الترمذي حق ہشتم یہ ہی جس سے کسی شے کا وعدہ کری اوسکو
ضرور وفا کری خلاف وعدہ نکری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے
کہ عدۃ المؤمن کاخذ الکف اور کہا ہی کہ الوعد دین یعنی وعدہ قرض ہے
پہر حدیث ابو ہریرہؓ مین فرمایا ہے کہ آیۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام
وصلی وزعم انہ مسلم اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن
خان رواہ البخاري یعنی منافق کی تین نشان ہین اگرچہ وہ روزہ رکہے
نماز پڑہے آپ کو مسلمان جانی جب بات کری جہوٹہ بولی جب وعدہ
کری خلاف کری جب امانت رکہو خیانت کری کہتے مین جو بادشاہی
ذو القرنین نے پائی تہی وہ تین خصلت کی سبب سے اون کو ملی تہی ایک یہ کہ

چوتھی کہ کبھی سچ کہتے دوسری یہ کہ جس سے وعدہ کرتے خلاف اوس کی نکرتے
تیسرے یہ کہ جو مال اون کی سامنے آتا اوس کو فی الفور مصرف مناسب
میں صرف کر دیتے دوسرے دن کی لیے ذخیرہ نکرتے اسی جگہ سے یہ بات
کہی ہی کہ جب بادشاہ ان خصال سے چاہیگا ایک جہان اوسکا محکوم رہیگا حق
نہم یہ ہے کہ وقت حکم کرنے کی سختی و درشتی و تندی نکرے اور فرخ و ظریف
سب کی ساتھ کشادہ رو ہو اور ضعفا و دردمند لوگوں سے نرم بات کہے
اسی شخص کے لیے بشارت جنت کی آئی ہے حق دہم یہ ہے کہ جس طرح اپنا
انصاف خلق سے چاہتا ہی اسی طرح خلق کا انصاف اپنے نفس سے چاہی
اور مسلمانوں کی ساتھ ایسا برتاو رکھے کہ اگر وہ ایسا برتاو وہ اوس کے
ساتھ کرین تو پسند کری بالجملہ واسطی رسائی کے دوزخ سے اور حصول سعادت
و کرامت جنت کی اس سے بہتر کوئی نسخہ نہین ہے کہ خلق کے ساتھ وہ کام
کرے جس کو اپنی ساتھ ہونا دوست رکھتا ہے ۔

تو چنان زی کہ چو میری برہی ... نہ چنان گر تو بمیری برہند

حق یازدہم یہ ہے کہ اصلاح ذات البین مین مبادرت کرنی کو اپنی
اوپر واجب جانی اور فصل خصومات مسلمین مین تاخیر روا نرکھے کہ اس سے
حقد و عداوت و عناد کا مادہ پیدا ہوتا ہے حضرت نے صلح کرا دینے کو
درمیان دو مسلمانوں کی ایک عمل افضل تر نماز و روزہ و صدقہ سے فرمایا ہے

معاف کردون تو کیا تو توبہ کرلیگا اوسنی کہا ہان تب اوسکو معاف فرمایا
اور وہ تائب ہوگیا حق سیئر دوہم یہ ہے کہ بادشاہ وحاکم کو بچنا ہے کہ
خود مرتکب شہوات کا ہو کر خلق کو معاصی پر دلیر کری بلکہ واسطی دفع تہمت
کی موضع تہمت سی بہی محترز رہے فرمایا ہے بچو تہمت کی جگہون سی اور
اگر احیانًا کسی معصیت مین مبتلا ہو جاوی تو اوس کو مستور و مخفی رکہے کیونکہ
عامۂ خلق امر صلاح وفساد مین حاکم و بادشاہ کی تابع ہوتی ہے جب
رعایا حاکم کو نہج صواب پر دیکہتی ہی تو صلاح مین رغبت کرتی ہی اور
سارا ثواب اونکا دیوان حاکم مین جمع ہوتا ہے اسی طرح جب لوگ
حاکم سی مشاہدہ فساد کا کرتی ہین تو فسق وفجور مین بس جاتے ہین گانے
بجانی ناچنے زنا کرنی شراب پینی وغیرہ معاصی مین کوشش کرنے لگتے
ہین اور یہ ساری گناہ دیوان رئیس مین جمع ہوتی ہین الناس علی دین
ملوکہم حدیث مین آیا ہے کہ جس نی اچہی راہ نکالی اوس کو ثواب
ساری لوگون کا جو اوس راہ پہ چلتی ہین ملتا ہے اور جو بری راہ نکال گیا
اوس کو اون کی ہر گناہ کا وبال ملتا ہی مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے
من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا اہل علم نے کہا ہی

خوشی ہوا اوس کو جو مرا اور اوس کی گناہ بھی مر گئے حق چہاردہم یہ ہے
کہ جب حاجت روائی مسلمانوں کی شفاعت پر پاس حاکم کے موقوف ہو
تو چاہیے کہ جلد اوس مہم کو کفایت کری اشفعوا تؤجروا اور اہمال روا
نہ رکہے خاصہ حکومت کا یہ ہوتا ہی کہ بہت سی امور خطیر اور مہمات بزرگ
کسی شخص کے ایک حرف کہدینے پر نکل جاتی ہین اس لیے حاکم و محکوم اس
ثواب کی سعادت کو غنیمت جانی حدیث مین آیا ہے خیر الناس من
ینفع الناس بلکہ اس صدقۂ زبان کو افضل ترین صدقات ٹہرایا ہی حق
پانزدہم یہ ہی کہ حاکم کو چاہیے کہ جانب مساکین و ضعفاء کو جانب اہل دنیا
و اغنیاء و اقویا پر راجح رکہے اور زیادہ میل جول حاکم کا فقراء و اہل اللہ
سے ہو اور ہر دل یعنی آئینۂ دل کی زنگار کو صیقل نصائح و مواعظ اہل علم
و صلاح سی جلائی تازہ دیا کری کیونکہ مباشرت حکومت و اختلاط خلق و
مخالطت اغنیاء و اہل دنیا کی دل کو سیاہ و تاریک و سخت و درشت کر دیتی ہے
اور جب یہ تاریکی نعوذ باللہ مستمر ہو جاتی ہے تو خوف و خطر بربادی دین و
ایمان اور سوء خاتمہ کا ہوتا ہی اور یہ بربادی موجب گرفتاری ابدی و
حرمان سرمدی کی ہو جاتی ہی قال تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا
یکسبون یعنی ان کی دلوں پر کسب معاصی و صحبت بد کی زنگ بیٹھ گئی ہے
دل سیاہ پڑ گئے سعادت آخرت سے محروم رہ گئے حدیث مین آیا ہے

ایاکم ومجالسة الموتى قيل ومن الموتى قال الاغنياء یعنی مردون کی پاس
مت بیٹھا کرو کہا حد کون ہین فرمایا تونگر لوگ حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اون کو صحبت اغنیاء سے منع فرمایا تھا
حکایت سلیمان علیہ السلام جب تخت پر سے اوٹھتے تو مسجد مین جاتی اور
ہر طرف نگاہ کرتی جہان کسی مسکین کو دیکھتے اوس کی پاس جاکر بیٹھتے اور
فرماتی مسکین جالس مسکینا یعنی ایک مسکین پاس مسکین کے بیٹھا ہی
حدیث مین یہ دعا آئی ہی اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني
في زمرة المساكين حق شانہ دہم یہ ہی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ احوال اہل
فاقہ ومحتاجین سی غافل نہ رہے اور دور کرنے مین بار فاقہ کی گردن فقرا
نامراد ومحتاجین بی استعداد اور فرو ماندگان بی ستاد کی تقصیر روا نرکھے
اور تفقد احوال اہل فاقہ وتیامی کو اپنی ذات پر لازم وواجب جانی اور
باز خواست قیامت ومواخذہ روز ندامت سی اندیشناک رہی کہ اوس دن
مال وملک وفرمان کچھ نہوگا ملک سی سلطنت مستحقین آج کی دن حاکم کما
مطالبہ اپنی حقوق کا کرتی ہین آج ہوسکتا ہے کہ حاکم اپنی جان کو مذمت و
تلف حقوق سی خلاص کرلی حدیث مین آیا ہے کہ دن قیامت کی اللہ تعالی
عرصہ محشر مین اپنے بندی کو حاضر کرکی فرمائیگا کہ مین دنیا مین محتاج روٹی
کپڑا مانگتا تھا تو نی مجھکو ندیا وہ کہیگا اے رب یہ کس طرح ہوا تو تو منزہ ہے

اللہ فرمائیگا فلان شخص تیرا ہمسایہ تہا اور گرسنہ و برہنہ تہا تجہکو اتنی اقتدار
تہی کہ تو تفقد اوس کی حال کا کرتا لکن تو نے نکیا مجہے بہی اپنے عزت و جلال
کی قسم ہے کہ مین تجہکو اپنی رحمت سے محروم کرونگا جس طرح کہ تونی اوس کو
محروم رکہا نسأل اللہ العافیۃ حق ہشتم یہ ہے کہ مسلمانون کی رستونکو
خوف سی راہزنون اور چورون کی تازیانہ و سیاست کی ساتہ امین رکہے
اور جسکو دیکہے کہ وہ راہ مین تعدی کرتا ہے اور مسلمان سی متعرض ہوتا ہے
اوسکو عقوبت کری تاکہ دوسرون کو عبرت ہو مسئلہ قطاع الطریق کا قرآن
مین آیا ہے وہی طریقہ انکی سیاست کا ہی اور حدیث مین اوس کی تفصیل
بیان ہوئی ہے و لایت مین جس جگہہ محل خوف ہو اگر وہان عمارت بن سکے
تو عمارت بنادی اگر نہ بن سکی تو نگاہبان مقرر کردی کہ وہان حاضر رہا کرین
حکایت عمر رضی اللہ عنہ نی ابو ذر رضی اللہ عنہ سی کہا تہا تم میرے حق
مین کیا کہتے ہو لوگ تو مجہکو خلیفہ کہتے ہین کہا اگر ایک بکری کنارہ دریاے
فرات پر ضایع ہو جای اور تم اوس سی غافل ہو تو تم کو خلیفہ کہنا نچاہیے
حق نہم یہ ہے کہ ملک مین جس جگہہ حاجت رباط و پل و شاہراہ و حوض ہو
کے سو اوس جگہہ بقدر امکان عمارت طیار کرادی اور سستی و کاہلی روا
نرکہے حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص مسلمانون کی راہ مین پل بنائیگا جسپر
سے اللہ کے بندے آسانی گذر کرین تو اللہ تعالی اوسکو پل پر ہول صراط

سی آبنائی گذران وبیگانہ

مرد آنکہ مانند بس از وی بجای ... ایل و حب رجاہ و مہمان سرای

حق نوزدہم یہ ہی کہ ہر قصبہ مین بتقاضای اسلام سی ایک مسجد بنائی اور امام و موذن مقرر کری اور اسباب اون کی زیست کے مہیا کر دی یعنی دوکانین وقف کری اور امام و موذن کے رہنے کی لیے گھر بنا دے تا کہ فراغ دل سی ادای امر حق و خدمت مومنین مین اقدام کرین اور طلب قوت مین اوقات اس امر کی اون سے فوت نہو حدیث مین آیا ہے من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة متفق علیه من حدیث عثمان یرفعه یعنی عوض بنا ر مسجد کی جنت مین ایک قصر بنتا ہے وله ایضا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے احب البلاد الی الله مساجدها وابغض البلاد الی الله اسواقها رواه مسلم حق بستم یہ ہی کہ بادشاہ و حاکم کو چاہیے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک نکری اور نصیحت دین کو خاص و عام سی دریغ نکرے اور اپنے ملک کی رعایا کو حکم طاعت و عبادت کا دی اور رعایا کو ارتکاب معاصی و مناہی سے باز رکھے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان رواه مسلم یعنی منکر کو ہاتہ سے مٹا دی ورنہ زبان سی منع کری ورنہ دل سی برا جانی ورنہ یہ ایمان سخت ضعیف ہے

ہاتھہ سی مٹانا کام ہی حاکم و بادشاہ و رئیس کا اور زبان سی منع کرنا کام ہے
علماء دین کا اور دل سی برا جاننا کام ہے عوام مسلمین کا یہی فرمایا ہی
کہ جس بندی کو اللہ نی رعیت پر حاکم کیا ہے اور وہ رعایا کو حکم طاعت
خدا کا نہین کرتا ہے اور اون کی اصلاح مین ساعی نہین ہے تو اوس کو
بہشت کی بو بھی نہ آیگی بالجملہ یہ بیس حق رعایای مسلمین کے ہین حق
بیست و یکم یہ ہی کہ جتنی مسلمان فقیر و عالم مملکت رئیس و بادشاہ و
حاکم مین ہون اون کو رزق اونکا بیت المال سے دے علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے من دخل الاسلام طائعا وقرء القرآن ظاهرا فله في
بیت مال المسلمین کل سنة مائتا درهم و روی مائتا دینار ان
لم یاخذها في الدنیا اخذها في الآخرة اختلاف مقدار کا دلیل ہے
اختلاف پر احوال و اشخاص و ازمان کی اور حدیث شریف مین بارہ
اخذ زکوۃ فرمایا ہے توخذ من اغنیائهم وترد علی فقرائهم یعنی ہر
ملک کا زر تحصیل وہین کی فقراء پر تقسیم کرنا چاہیے بالجملہ رعایای مسلمان
کا حق رزق عشر و خراج و فئی مین بیت المال اہل اسلام و خزانہ مملکت
امام پر واجب لازم ہی اگر بادشاہ و رئیس اس جگہہ یہ حق اونکا نہ دیگا تو وہ
قیامت مین ضرور ہی اوس سی لینگے یہ حکم دربارہ فقراء و علماء و فقہاء و صلحاء
منقطعین و محتاجین و مساکین و نحوہم کے ہی تہ اون کی باب مین جو حرفہ کمانے

باصنت واقی یا وجہ معاش شافی رکھتے ہین وباللہ التوفیق باقی رہی
رعایای کفار اہل ذمہ سو اونکا دوسرا حکم ہے منجملہ رعایت شرائط اہل
ذمہ کی ایک وہ کتاب ہے جو امیر المومنین عمر بن خطاب نے واسطے تقریر
مجوس و اہل کتاب کی بطور عہدنامہ لکھی تھی اور اہل ذمہ کو اون شرائط سے
اطمینان دیا تھا والی ہر ولایت اور رئیس ہر ریاست پر واجب ہے کہ اپنے
ملک کی اہل ذمہ کو اون شرائط کی تکلیف دے کہ حفاظت جان و مال کی
اونہین شروط کی ساتھہ منوط و مربوط ہے اور وہ یہی ہین شرط من جملہ اول
یہ کہ جس ولایت مین حاکم مسلمان متصرف و حکمران ہے وہان کوئی دیر و
بیت خانہ جدید نہ بناوین دوم یہ کہ جو عمارت قدیم اس جنس کی ویران
ہو گئی ہو اوسکو نو آباد نکرین سوم یہ کہ مسافران اسلام کو اوترنے سے
دیر و بیت خانہ مین مانع نہوون چہارم یہ کہ جو مسلمان اونکی گھر آکر اوترے اور
مہمان ہو تین روز اوسکی مہمانی کرین آئین کوتاہی نکرین پنجم یہ کہ دیار اسلام
کی جاسوسی نکرین اور نہ کسی جاسوس کو جگہہ دین ششم یہ کہ اگر اونکی بھائی بند
اسلام مین راغب ہون تو اونکو منع نکرین ہفتم یہ کہ مسلمانون کی حرمت و
عزت نگاہ رکھین ہشتم یہ کہ جب کسی مجلس مین بیٹھے ہون اور مسلمان آ جاوین
تو مجلس کو اونکے لیے چھوڑ دین نہم یہ کہ لباس مین مشابہت مسلمانون کے
نکرین دہم یہ کہ مسلمانون کے سے نام آپس مین نرکھین یازدہم یہ کہ گھوڑی پر

زین ولگام کی سوار ہونے دوازدہم یہ کہ تلوار نہ اوٹہائین یعنی ہتیار نہ
باندہین سیزدہم یہ کہ انگشتری ساتہہ نگین کو مہر کے انگلی مین نہ پہنین چہاردہم
یہ کہ شراب نہ بیچین اور کہلم کہلا نہ پیین پانزدہم یہ کہ رسوم وعادات مشرکین
کو اہل اسلام مین ظاہر نکرین شانزدہم یہ کہ جو لباس جاہلیت مین کہتے تہی
اوسکو ترک نکرین تا کہ مسلمانون سے ممتاز رہین ہفدہم یہ کہ مسلمانون کی جوار
مین گہر نہ بنائین اور قصر وبام خانہ بلند نکرین ہیژدہم یہ کہ اپنی مردون کو پاس
مقابر مسلمین کے دفن نکرین نوزدہم یہ کہ مردون کی مرنی مین آواز بلند
نکرین بستم یہ کہ مسلمان غلام خرید نکرین آخر عہدنامہ مین یہ لکہا ہے
فاذا خالفوا شیئا مما شرطوہ فلا ذمة لهم وقد حل للمسلمين منهم ما
يحل من اهل المعاندة یعنی اگر کچہہ بہی خلاف ان شروط کی کرینگے تو پہر انکے
لیے ذمہ یعنی امان نہین ہی اور ان کی خون ومال مسلمانون پر حلال ہونگے
جس طرح کہ خون ومال کفار محاربین کا حلال ہی انتہے حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے
من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين
خريفا رواه البخاري اور حدیث علی مین رفعا آیا ہی الا لا يقتل مسلم بكافر
ولا ذو عهد في عهده رواه ابو داود والنسائي ورواه ابن ماجة عن ابن عباس
یہ بیان شرائط ائمہ وملوک وسلاطین وروسا وحکام وحقوق رعایای مسلمین
واہل ذمہ کا اجمالا ہی اس کی تفصیل کتاب فارسی ذخیرۃ الملوک مین لکہی ہے

اور کتاب حسن المساعی اردو زبان مین جمیع طرق عدالت و سیاست پر حاوی
ہی اور کتاب اکلیل الکرامہ بیان مسائل امامت مین آشنا و مہربان ہین اور
بنیاد ان ہر دو کتاب کی دلائل کتاب و سنت پر ہی بحوالہ ادلہ و تنقیح تخریج جید
یہ بات معلوم ہی کہ ایک عمر دراز سی جیسے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے اعمال
ان شرائط و امور کا کالعدم ہی اور اب کہ زمان ساعت مقترب ہی کسی جگہہ
ایسی بادشاہ و حاکم یا رعایا موجود نہین ہین لیکن بغرض اعلام و تنبیہ رؤسا اسلام
و ملوک عظام تسہیل ان مقاصد کی عمل مین آئی کہ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا
علاوہ اسکی اللہ نے اہل علم سے عہد لیا ہی کہ وہ لوگون کی لیے بیان حق کا
کردین مین جانتا ہون کہ اس زمانہ آخر مین تالیف کرنا بیفایدہ چیز ہے خصوصا
علم دین مین اس لیے کہ کسیکو کچھہ غرض شرع سے باقی نہین رہی ہے لیکن محض
واسطے ابراء ذمہ کی یہ کام کیا جاتا ہی شاید اللہ مجھپر رحم کری مسئلہ طاعت
ائمہ کی واجب ہی مگر معصیت خدا مین اگرچہ کوئی غلام حبشی حاکم کیون نہو کہ
سر مثل دانہ زبیب کی ہو یعنی تجرد اور خروج کرنا امام پر بعد حصول اتفاق کے
جبتک کہ وہ نماز کو برپا رکھی اور کفر بواح یعنی صاف ظاہر نکری جائز نہین ہے
اگرچہ کوئی غیر قریشی متغلب متصرف ہو گیا ہو اسلیے کہ خروج کا مفسدہ زیادہ
مفسدہ امامت غیر لائق سے حدیث حذیفہ بن الیمان مین فرمایا ہے ستقوم فیکم
رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قلت کیف اصنع یا رسول اللہ

ان ادرکت ذلك قال تسمع وتطيع وان ضرب ظهرك واخذ مالك فاسمع
واطع رواه مسلم وغیره یعنی قریب ہی کہ تم مین ایسی لوگ قائم ہونگی یعنی
حاکم و والی امر جنکی دل شیطانون کی سی دل انسان کے بدن مین ہونگے
سنیو اونکی بات سنا اور اونکی اطاعت کرنا چاہیے گو وہ مارین پیٹین اور مال
چھینین حاصل یہ ہی کہ رعایا کو جور ائمہ پر صبر کرنا واجب ہی اور اون کی خیر خواہی
کرنا لازم ہے گو وہ ظالم ستمگار کیون نہون بدلیل حدیث الدين النصيحة
لله ولرسوله ولائمة المسلمين رواه البخاري عن تميم الداري اور بادشاہ
وحاکم پر فرض ہی کہ مسلمانون سی ظالم کی ہاتھہ کو روکی اور حفظ ثغور کری یعنی
رخنون کو بند کری اور ابدان و ادیان و اموال و انفس رعایا مین مطابق
شرع کی بندوبست رکہی اور اموال کو مصارف شرعیہ اموال مین صرف و
تفریق کری اور بیجا اور محل معصیت اور عیش مین صرف نکری بلکہ کفایت سے
زیادہ آپ بہی نلی اور جتنا لی وہ موافق معروف و دستور کے لی اور اصلاح
سیرت و سریرت یعنی درستی ظاہر و باطن مین مبالغہ کری یہ سب اشیا
کتاب و سنت سی ثابت اور معلوم مین انکی وجوب مین امام رشیکا اختلاف
نہین ہی اسلئی انہین کامون کی لئی امام کا قائم کرنا مشروع کیا ہے ورنہ
ہی حاکم کی کیا ضرورت تہی اب جو کوئی حاکم و بادشاہ و رئیس و امیر کسی شی مین
ان امور مذکورہ سی کچہہ بہی خلل کریگا تو وہ حق مین رعیت کی نہ کوشش کرنیوالا ہے

اور نہ ناصح بلکہ فریبی و خائن و دغاباز ہی حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے
ما من عبد یسترعیه الله رعیة یموت یوم یموت وهو غاش لرعیته الا
حرم الله علیه الجنة رواه الشیخان یعنی جو والی رعیت اپنی رعایا کو دہوکا
دیتا ہی اور انکا خیرخواہ و مصلح نہیں تو اوسپر الله نے بہشت کو حرام کیا ہے
دوسرے لفظ مسلم کا یہ ہی ما من امیر یلی امور المسلمین ثم لا یجتهد لهم و
لا ینصح لهم الا لم یدخل الجنة یعنی جو امیر مسلمانوں کی لیے کوشش خیرخواہی کی
نہیں کرتا ہی وہ جنت میں نجاویگا شرح درر بہیہ میں کہا ہے فعل الامام
والسلطان ان یقتدی برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وبالخلفاء
الراشدین فی جمیع ما یاتی ویذر فان فعل ذلک کان له ما للائمة العدل
من الترغیبات الثابتة فی الکتاب والسنة وحاصلها الفوز بنعیم الدنیا
والآخرة انتهی یعنی حاکم و بادشاہ کو سزاوار ہے کہ حضرت اور خلفاء راشدین
کی چال پر چلیں ہر فعل و ترک میں اگر وہ ایسا کریگا تو جو ترغیبات و مثوبات
قرآن و حدیث میں واسطے عادل بادشاہوں کے ثابت ہیں وہ سب اسکے
لیے بھی ہونگی اور حاصل انکا یہی ہی کہ وہ فائز ہوگا ساتھ نعیم دنیا و آخرت کے

کتبہ محمد امین الدین لکھنوی